

سپریم کورٹ آف پاکستان  
(ابتدائی اختیار سماعت)

بیچ:

مسٹر جسٹس افتخار محمد چوہدری، چیف جسٹس  
مسٹر جسٹس جواد ایس خواجہ، جج  
مسٹر جسٹس خلیجی عارف حسین، جج

**Constitution Petition No. 05 of 2012**

سید محمود اختر نقوی

درخواست دہندہ

بنام

وفاق پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون اور دوسرے

مدعا علیہان

درخواست دہندہ بذات خود

درخواست دہندہ کے لئے:

جناب عرفان قادر، اٹارنی جنرل، پاکستان

عدالت کے نوٹس پر:

جناب دل محمد خان علی زئی، ڈی اے جی

مسئول علیہان کے لئے:

(1,2,4,6,8 & 10)

جناب قاسم میر جٹ، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، سندھ

مسئول علیہ نمبر 3 کے لئے:

جناب جواد حسن، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، پنجاب

مسئول علیہ نمبر 5 کے لئے:

جناب اعظم خٹک، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، بلوچستان

مسئول علیہ نمبر 7 کے لئے:

جناب سید ارشد حسین، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، کے پی کے

مسئول علیہ نمبر 9 کے لئے:

چوہدری اختر علی، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ

مس فرح ناز اصفہانی کے لئے:

جناب محمد اظہر چوہدری، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

رحمان اے ملک کے لئے:

راجہ عبدالغفور، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ

جناب افتخار نذیر، ایم این اے کے لئے: کوئی نہیں

25 مئی 2012ء

تاریخ سماعت:

## حکم نامہ

گزشتہ پیشی پر مندرجہ ذیل پیرا کے مندرجات کے ذریعے معزز ارکان مجلس شوری جو سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران ہیں کو کہا گیا تھا کہ وہ اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ وہ برطانیہ کی حاصل کردہ شہریت سے دست بردار ہو گئے ہیں:

”جناب رحمان ملک کی جانب سے چوہدری ایم اظہر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے مقدمہ کے التوا کے لئے درخواست دی ہے، یہ بات قابل غور ہے کہ انہوں نے گزشتہ پیشی پر ایک مشترکہ درخواست پیش کی جس میں یہ بیان کیا گیا کہ جناب رحمان ملک برطانیہ کی شہریت سے 25 مارچ 2008 کے بعد سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ ہم نے دوران دلائل انہیں بتایا کہ اگرچہ اُن کا حلف نامہ ریکارڈ پر موجود ہے مگر کچھ شہادت تو پیش کرنا پڑے گی۔ چوہدری افتخار نذیر، ایم این اے کو بھی کہا گیا کہ انہیں اپنے دعویٰ کہ انہوں نے نہ تو برطانیہ کا پاسپورٹ حاصل کیا تھا اور نہ ہی وہاں کی شہریت رکھتے ہیں کو ثابت کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ یعنی پاسپورٹ آفس کی طرف سے ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ اسی طرح میاں عبدالرؤف ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے بتایا کہ جناب زاہد اقبال ایم این اے برطانیہ کی شہریت نہیں رکھتے گرچہ انہوں نے برطانیہ میں مستقل رہائش حاصل کر رکھی ہے اور وہاں کاروبار چلا رہے ہیں، یہ بات قابل غور ہے کہ جو شخص جو شہریت سے دست بردار ہوتا ہے اسے دست برداری فارم (آراین) برطانیہ باڈرائیجنگس کے محکمہ 1P.O. Box No. 306 Liverpool L2 0QN # کو جمع کروانا ہوتا ہے۔

اس لئے متعلقہ شہریت کی دست برداری کے دعویدار اشخاص کو یہ ثابت کرنے کے لئے کہ انہوں نے برطانیہ کی شہریت سے دست برداری اختیار کر لی ہے دست برداری فیس کی رسید پیش کرنا پڑتی ہے۔

2- جناب وسیم سجاد، فاضل سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے محترمہ فرح ناز اصفہانی کی طرف سے پیش ہو کر بیان کیا کہ انہیں حال ہی میں وکیل کیا گیا ہے اس لئے مقدمہ کی تیاری کے لئے کچھ وقت دیا جائے۔ درخواست منظور کی جاتی ہے۔“

سینیٹر رحمان ملک، زاہد اقبال اور افتخار نذیر کی طرف سے پیش ہونے والے تمام فاضل وکلاء نے بیان کیا کہ ایک مختصر تاریخ دی جائے تاکہ وہ مندرجہ بالا حکم کی تعمیل کر سکیں۔ درخواست منظور کی جاتی ہے۔

2- محترمہ ایم این اے مس فرح ناز اصفہانی، مسئول الیہ کی طرف سے جناب وسیم سجاد، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے گزشتہ تاریخ پیشی پر جواب داخل کرنے کے لئے التواء مانگا تھا۔ آج فاضل وکیل خود موجود نہیں ہیں اور ان کی طرف سے چوہدری اختر علی ایڈووکیٹ آن ریکارڈ نے التوا کی درخواست کی ہے۔ تاہم فاضل وکیل نے ان کی طرف سے CMA2231-2012 داخل کی ہے جس کے آخری پیرا گراف میں اس بات کو غیر مشروط طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ ”جواب دہ سائلہ آئین پاکستان اور شہریت ایکٹ 1951 کے تحت حاصل کردہ اجازت کی رو سے پاکستان اور ریاست

ہائے متحدہ امریکہ کی پیدائشی اور قدرتی شہری ہے۔ جو ابده سائلہ نے بطور ممبر اپنے انتخاب کے وقت پاکستان سے خیر خواہی اور وفاداری کا حلف لیا تھا۔ ان کی دوہری شہریت نے پاکستان سے وفاداری کو نہ کبھی کم کیا ہے اور نہ کرے گی۔

3- چوہدری اختر علی AOR نے کہا کہ عدالت کو اس معاملہ کا جائزہ لینے کا اختیار نہیں ہے، ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اتنے اہم معاملے میں جہاں منتخب نمائندگان ایک طرف تو قومی اسمبلی اور سینیٹ میں عہدوں پر براجمان ہیں اور دوسری طرف آئین کے آرٹیکل (c)(1)63 کے برخلاف دوہری شہریت کی مراعات سے استفادہ کر رہے ہیں، اگر اس عدالت جو کہ آئین پاکستان کے تحفظ اور دفاع کی پابند ہے، کو آئین کے آرٹیکل (3)184 کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق کے نافذ کرنے کا اختیار نہیں تو وہ کوئی عدالت ہے جو یہ سب کچھ کرنے کے مجاز ہوگی۔

4- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ انہوں نے بطور رکن قومی اسمبلی منتخب ہونے کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 65 کے تحت درج ذیل حلف لیا تھا:

”میں۔۔۔۔۔ پوری ایمانداری سے حلف اٹھاتی ہوں کہ میں پاکستان سے وفادار اور مخلص رہوں گی۔ کہ بطور رکن قومی اسمبلی (یا سینیٹ) میں اپنی بہترین اہلیت، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون کے عین مطابق اور اسمبلی یا سینیٹ کے قواعد کے تحت ہمیشہ ملکی خود مختاری، سالمیت، تحفظ، خیر خواہی اور خوشحالی کے لئے اپنے فرائض پوری ایمانداری اور خلوص سے سرانجام دوں گی۔ یہ کہ میں اسلامی نظریہ جو کہ پاکستان کے وجود کی بنیاد ہے کو قائم رکھنے کے لئے پوری تگ و دو کروں گی۔

اور یہ کہ میں آئین پاکستان کی حفاظت، تحفظ اور دفاع کروں گی۔“

5- اس کے ساتھ ساتھ USA کی شہریت لیتے ہوئے انہوں نے وہ حلف بھی لیا جو ان تارکین وطن سے لیا جاتا ہے جو USA کے شہری بننا چاہتے ہیں جو کہ درج ذیل ہے:-

”میں یہاں یہ حلفاً اقرار کرتی ہوں کہ میں مکمل اور قطعی طور پر کسی بھی غیر ملکی بادشاہت ریاست یا حکومت، جس کا یا جن سے میرا بطور شہری تعلق رہا ہو، کو مسترد کرتے ہوئے، لا تعلقی اختیار کرتی ہوں؛ کہ میں USA کے دستور کی ہر چند دشمنوں، وہ غیر ملکی ہوں یا ملکی ہوں کے خلاف، حمایت اور دفاع کروں گی اور میں اس (دستور امریکہ) کے ساتھ مخلص اور وفادار رہوں گی۔ یہ کہ قانون کی منشاء کے تحت USA کی طرف سے (کی حمایت میں) ضرورت پڑنے پر ہتھیار اٹھاؤں گی۔ یہ کہ قانون کے مطابق میں USA کی حمایت میں مسلح افواج امریکہ کے لئے ضرورت پڑنے پر غیر جنگی خدمات بجالاؤں گی۔ یہ کہ قانون کی منشاء کے مطابق سول ہدایات کے تحت قومی مفاد کی خدمات سرانجام دوں گی۔ اور میں یہ ذمہ داری، آزادانہ/ بغیر کسی ذہنی دباؤ (تحفظات) اور جھجک کے اپنے اوپر عائد کرتی ہوں۔ پس اے خدا میری مدد

فرمانا۔

6۔ بادی النظر میں اُن کے اعتراف اور حلف کے مندرجات جو کہ انہوں نے امریکہ میں لیا تھا اور بعد میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سامنے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرواتے وقت اور پھر آئین کے تحت حلف اٹھاتے وقت کیا تھا۔ اس میں انہوں نے یہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ کہ وہ پہلے ہی پاکستانی شہریت ترک کر چکی ہیں اور امریکہ کی شہریت حاصل کرتے ہوئے انہوں نے حلف لیا تھا کہ وہ جس ملک میں پیدا ہوئی تھیں اس کی وفاداری وغیرہ سے دستبردار ہو چکی ہیں۔ آئین کے تحت جمہوری عمل میں قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ممبران پاکستان کے عوام کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں اور اگر یہ منتخب نمائندے پہلے ہی اپنی شہریت ترک کر چکے ہوں تو بادی النظر میں آئین کے تحت انہیں کوئی حق حاصل نہیں رہتا کہ وہ قومی اہمیت کے حامل معاملات میں مختلف کمیٹیز مثلاً دفاع وغیرہ کے ممبران کی حیثیت سے نمائندگی کریں جن میں ملک اور عام لوگوں کی بہتری کے لئے مختلف قسم کی عام اور خفیہ پالیسیز کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

اس لئے اُن کے اعترافی بیان اور حلف وفاداری جو انہوں نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی شہریت کے حصول کے وقت لیا تھا کو مد نظر رکھتے ہوئے بادی النظر میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ملک اور قوم کے مفاد اور آئین کی بالادستی کی خاطر اُن کی قومی اسمبلی کی رکنیت معطل کی جاتی ہے لہذا وہ قومی اسمبلی یا کسی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت نہیں کریں گی اور نہ ہی انہیں اس ملک اور قوم کی پالیسی سازی کے معاملات میں اس مقدمہ کے حتمی فیصلے تک حصہ لینا چاہیئے۔

7۔ چونکہ رحمان ملک، زاہد اقبال اور چوہدری افتخار نذیری کی جانب سے التواء کی التجا ہے اور فاضل اٹارنی جنرل نے بھی بیان کیا ہے کہ انہیں صوبائی اسمبلیوں میں سے اگر کوئی دوسری شہریت کا حامل ہے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے کچھ وقت درکار ہے اس لئے مقدمہ 30 مئی 2012ء تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

چیف جسٹس

جج

جج

اسلام آباد

بتاریخ: 25 مئی 2012ء